نمبر ۱۶ — جلد ۴۰

گزٹ ریاست رامپور — RAMPUR STATE GAZETTE

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

مطبوعہ روز دوشنبہ تاریخ ۲۴ شوال ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۲۸ عیسوی

فہرست مضامین

احکام اجلاس ہمایون بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اضافہ

۳ اپریل ۱۹۲۸ء

مثل رپورٹ صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر درباب عطائے اضافہ مبلغ پانچ روپیہ ماہانہ از ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء ماسٹر سید عماد الدین ایم اے ٹیچر ہائی اسکول بموجب گریڈ منظور شدہ مشاہرہ دارس

حکم

بموجب رپورٹ پانچ روپیہ ماہوار اضافہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء سے ماسٹر سید عماد الدین ایم۔ اے۔ کی تنخواہ میں منظور ہو۔ احکام ضابطہ جاری ہوں۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

عطائے اختیارات

۳ اپریل ۱۹۲۸ء

مثل رپورٹ اجلاس نواب ولیعہد بہادر۔ درباره صدور حکم مستقلی اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول بہ سید آل حسن تحصیلدار شاہ آباد بوجہ قریب الختم ہونے مدت امتحانی چھ ماہ۔

حکم

حسب تجویز نواب ولیعہد بہادر سید آل حسن تحصیلدار کو اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول مستقل طور سے عطا کئے جاتے ہیں۔ ایک نقل اس حکم کی صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر کے پاس مرسل ہو۔ اصل کاغذ نواب ولیعہد بہادر کے اجلاس میں مرسل ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

حکم اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔ ۴ اپریل ۱۹۲۸ء

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

رخصت

۵ اپریل ۱۹۲۸ء

مثبتہ رپورٹ صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر در بارہ منظوری رخصت دو ماہ ڈاکٹر ظہور عالم خان ستھینہ شفاخانہ ٹانڈہ از یکم اپریل ۱۹۲۸ء بوضع تنخواہ ۔

حکم

بموجب رپورٹ رخصت دو ماہ ڈاکٹر ظہور عالم خان کی یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے بوضع تنخواہ منظور ہے۔ کاغذ بغرض اجراء احکام واپس ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

حکم اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

حسب صراحت حکم اجلاس ہمایون احکام ضابطہ جاری ہون۔ ۸ اپریل ۱۹۲۸ء

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۴ اپریل ۱۹۲۸ء

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ صیغہ جات کے حسابات پر سررشتہ آڈٹ سے بعض اوقات بے قاعدہ اور لاطائل اعتراضات کئے جاتے ہین جس سے فضول دوران کاغذات کا ہوتا ہے اور حسابات الجھن مین پڑے رہتے ہین۔ نہ تنقیحات صاف ہوتی ہے۔ نہ دادنی رقومات ادا ہوتی ہین جسکے سبب دشواریان پیش آتی ہین۔ نیز صیغہ جات کو بھی اسکا لحاظ نہین ہے وہ اپنے حسابات ایسے غیر مکمل صورت مین بھیجتے ہین جسکی وجہ سے آڈٹ کو چاروناچار واپس کرنا پڑتے ہین۔ یہانتک کہ ایک مرتبہ کی واپسی پر بھی صیغہ سے حساب کی ٹھیک تکمیل نہین ہوتی۔ چنانچہ چند مرتبہ آڈٹ کو حسابات واپس کرنا پڑتے ہین۔ صیغہ جات کا یہ طرز عمل نہایت ہی ناقص اور ناپسندیدہ ہے۔ براے آیندہ کل صیغہ جات ماتحت سے حسابات صحیح تکمیل کے ساتھ بھیجے جایا کرین۔ تاکہ موجودہ دشواریان نہ پیش آئین۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے جملہ صیغہ جات ماتحت مین احکام ضابطہ جاری ہون۔ ایک نقل بتوسط صاحب فائنینشل سکریٹری بہادر آڈٹ کو مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

حکم اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۵ اپریل ۱۹۲۸ء

حسب صراحت عرضداشت صاحب مجسٹریٹ آبکاری بجب منظوری ۲۱ اگست ۱۹۲۷ء ہز ہائینس اجلاس ہمایون۔ مقدمات صیغہ آبکاری کے اپیل آیندہ سے اجلاس ہذا مین گذر کر ہوا کرینگے۔

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

حضور پرسندہ زادہ آفاق نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

غریب پرور سلامت

جناب عالی

حکم اجلاس ہمایون اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم بحکم صیغہ ۲۱ اگست ۱۹۲۷ء صادر اور منظوری ہو چکی ہے کہ مقدمات جنایی عدالت آبکاری متعلقہ قانون سرکاری کے اپیل اجلاس حضور مین ہوا کرینگے لیکن آج تک عملدرآمد نہین ہو رہا ہے بلکہ حسب سابقہ رواج عمل خلاف حکم مجریہ ہوتا ہے۔ امیدوار کہ اسکے متعلق ذریعہ مشتہرہ گزٹ تشریح فرمادی جاے

والادب

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء

انتظامات انسدادی مرض پلیگ کے متعلق اس سے قبل مفصل احکام جاری ہو چکے ہین جنپر عمل ہو رہا ہے اور بفضلہ تعالے ہنوز تک شہر رامپور اس موذی مرض سے محفوظ ہے لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ دوسرے شہرون اور خصوص مراد آباد کے اکثر لوگ اس مرض مین مبتلا ہو کر رامپور مین آ رہے ہین۔ اور انکے رامپوری اعزاء احباب انکو یہان لا رہے ہین۔ یہ بات اندیشہ سے خالی نہین کیونکہ یہ مرض امراض متعدیہ مین سے ہے۔ یہ عمل بلانیوالے اور آنیوالے اشخاص کا خلاف عقل اور شرع ہے۔ آنیوالون کو اس لحاظ سے کہ وہ دوسرے محفوظ لوگون کو مبتلا کرنیکا باعث ہون یقینی آنا چاہیے۔ اور بلانیوالون کو اس خیال سے نہ چاہیے کہ اس موذی مرض کے تعدیہ سے اپنے محفوظ شہر کو آلودہ نہ کرین۔

بہرحال اس صورت عمل کے انسداد کی ضرورت ہے۔ میونسپلٹی اور پولیس دونون صیغون سے بصورت خاص اسکی نگرانی رکھی جاے کہ وہ بیرون شہر مبتلاے مرض کو یہان شہر مین نہ آنے دین اور تحصیلات اور مواضعات کا بھی یہی بندوبست ہونا چاہیے۔ دیہاتی اور رامپوری اشخاص کو فہمایش کردیجاے کہ وہ انکو نہ بلائین اور اپنے مکانات پر انکو قیام نہ کرنے دین۔ عدم تعمیل حکم مین دفعہ ۱۸۸ عاید ہوگی۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ ایک ایک نقل صاحب ملٹری سکریٹری بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ کیجاے۔ صاحب ملٹری سکریٹری بہادر ممبران میونسپلٹی کے پاس بھی ایک ایک نقل اپنے دفتر سے مرتب کراکے بھیجدین۔ اور وہ بذریعہ آواز دہل بھی منادی کرا دین۔ ایک نقل صاحب ریونیو سکریٹری بہادر کے پاس مرسل ہو۔ تحصیلات سے بھی اسکی نگرانی کیجاے تو مناسب ہے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جملہ تھانہ جات مین اجراء احکام کر دین۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقعہ ۷ر اپریل ۱۹۲۸ء

انسپکٹران علاقہ نمبر ۱ و نمبر ۳ کا بحکم ۲۹ر مارچ ۱۹۲۸ء دس دس روپیہ تنزل کیا گیا تھا۔ انسپکٹران مذکور اس حکم سے متنبہ ہوئے۔ لہذا تنزل مذکور کی معافی دیجاتی ہے۔ بدستور پہلی پوری تنخواہیں پائینگے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

حکم اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقعہ ۷ر اپریل ۱۹۲۸ء

مسل رپورٹ صاحب سکریٹری بہادر انہار در بارہ مستقل ملازمان غیر مستقل شاہرہ دار معاجیہ مندرجہ فہرست نمبر ۳۔ از یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء۔ تاکہ اب تک جو تنخواہ نظارت سے علہ مذکور کی تقسیم ہوچکی ہے اسکی بھی صفائی ہو جائے۔

حکم

حسب صراحت رپورٹ ملازمان غیر مستقل شاہرہ دار معاجیہ مندرجہ فہرست نمبر ۳ کو (جسپر ہمارے دستخط ہیں) یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء سے مستقل کیا جانا منظور ہے۔ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

فہرست ۳ ملازمان عملہ غیر مستقل محکمہ انہار ریاست رامپور قابل مستقلی

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	تفصیل تنخواہ جاری			تاریخ تقرر	کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱	بابو رشید احمد	سب اوورسیر	[illegible]	۰	[illegible]	۱۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء	
۲	بابو عزیز الحق	〃	[illegible]	۰	[illegible]	۹ر فروری ۱۹۲۶ء	
۳	بابو رشید اسلام	〃	[illegible]	۰	[illegible]	۳ر اگست ۱۹۲۷ء	بارے ۳ ماہ تقرر ہوا تھا۔
۴	بابو محمود احمد خان	〃	[illegible]	۰	[illegible]	۱۶ر اگست ۱۹۲۷ء	〃
۵	بابو محمد حلیم	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۹ر فروری ۱۹۲۶ء	
۶	بابو [illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۷ء	[illegible]
۷	سید [illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۱۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء	[illegible]
۸	کلن	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۱۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء	
۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۹ر فروری ۱۹۲۶ء	
۱۰	عبدالکریم	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۳ر اگست ۱۹۲۷ء	
۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible] ۱۹۲۶ء	
۱۲	امیر احمد	سائیکل [illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible] ۱۹۲۲ء	
۱۳	محمد شفیع	〃	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible] ۱۹۲۲ء	
۱۴	بھورا	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible] ۱۹۲۶ء	
۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible] ۱۹۲۶ء	
۱۶	[illegible]	〃	[illegible]	۰	[illegible]	۱۵ر [illegible] ۱۹۲۶ء	
۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء	
۱۸	[illegible]	〃	[illegible]	۰	[illegible]	〃	
۱۹	میوا	〃	[illegible]	۰	[illegible]	〃	

رقم انگریزی لعمہ ماہانہ سالانہ [illegible]

[illegible] یکماہ

ورک چارج تحریر بابو بدل کرن کلرک [illegible]

رقم سالانہ [illegible] بجلد انگریزی

[illegible] یکماہ

دستخط انگریزی صاحب ایگزیکیٹو انجنیر

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقعہ ۹ر اپریل ۱۹۲۸ء

شفیع النبی چپراسی متعینہ اجلاس ہذا کی چند مرتبہ شکایات ہوچکی ہیں نام اسکا ملازمت سے خارج کیا جائے۔ صیغہ تعیرات سے نامبردہ کو تنخواہ ملتی ہے۔ بجائے شفیع النبی کے منصور علی خان ولد تجمل حسین خان کا تقرر بشاہرہ دس روپیہ ماہانہ (جو تنخواہ شفیع النبی کو ملتی تھی) منظور ہے منصور علی کو بھی صیغہ تعیرات سے ہی تنخواہ ملیگی۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

حکم اجلاس صاحب ریونیو سکریٹری بہادر۔

رخصت

۹ر اپریل ۱۹۲۸ء

مسل تحریر صاحب مہتمم بندوبست دربارہ منظوری رخصت [illegible] ماہ منشی منور حسین خان گرداور تحصیل سوار بوجہ علالت بعوض غضنفر علیخان پسر نامبردہ بذمہ داری منور حسین خان گرداور۔

حکم

اس وقت کاغذات موجودگی صاحب مہتمم بندوبست پیش ہوئی صاحب مہتمم بندوبست نے غضنفر علیخان پسر منور حسین خان کو بشرط قابلیت اپنا کام چلانے کی اجازت دی اور کہا کہ [illegible] کو نگرانی کرنی چاہیے کہ غضنفر علیخان کام چلانے میں کچھ بے پرواہی [illegible] دیا جاتا ہے کہ وہ کام چلانے میں اچھا ثابت ہوئے [illegible] منور حسین خان [illegible] ہوگی لہذا [illegible] صاحب مہتمم بندوبست منور حسین خان گرداور تحصیل کی رخصت بلا تنخواہ [illegible] ماہ کی بعوض غضنفر [illegible] منظور ہے۔

احکام ضابطہ جاری ہوں۔ [illegible]

دستخط صاحب ریونیو سکریٹری بہادر

احکام اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

رخصت

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

مثل رپورٹ صاحب چیف مجسٹریٹ ضلع دربارہ منظوری رخصت یکماہ شیخ انوار حسین اہلمد سپیشل مجسٹریٹی بوجہ علالت از یکم اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

حکم

یکم اپریل سے انوار حسین اہلمد متعینہ سپیشل مجسٹریٹی کی رعایتی رخصت یکماہ حسب رپورٹ صاحب چیف مجسٹریٹ منظور ہے محمد یونس خان ولد سعادت علی خان اپرنٹس ایام رخصت اہلمد مذکور مین کام کرے گا اور اسکو بارہ روپیہ ماہوار کے حساب سے الاونس دیا جائیگا۔ احکام ضابطہ جاری ہون۔

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

تبادلہ

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

چونکہ مدرسہ گھیر سیف الدین خان کے مدرس اول و مدرس دوم مین باہم اختلاف ہے جس سے مدرسہ کو نقصان پہونچ رہا ہے لہذا مولوی علی حسین خان مدرس اول مدرسہ گھیر سیف الدین خان مدرسہ راجدوارہ مین اور صفدر علی خان مدرس اول مدرسہ راجدوارہ مدرسہ گھیر سیف الدین خان مین تبدیل کئے گئے بنابران

حکم ہوا کہ

نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

پرائمری مدارس شہر و فارسی مدارس شہر کا گوشوارہ نتیجہ امتحان درجات دوم و سوم و چہارم ملاحظہ ہوا ان مدارس کے درجات اول (ب)، (الف)، کا امتحان نہیں ہوتا اور مدرسہ کا مدرس اپنے طلبا کا امتحان لیکر ان طلبا کو جو قابل ترقی ہوتے ہین درجہ علی مین ترقی دیتا ہے۔ ان ماتحت درجات کا نتیجہ امتحان شائع نہین ہوتا ہے شہر مین بالفعل سات مدارس فارسی اور تین اپر پرائمری مدارس ہین۔ اپر پرائمری مدارس مین درجہ چہارم تک انگریزی پڑھائی جاتی ہے ان کل مدارس کا جدید طریقہ پر نظم اور درجہ بندی اور کورس وغیرہ آخر سنہ ۱۹۲۲ء سے ہوا ہے اسلئے ابھی اعلی جماعتون تک طلبا کی کافی تعداد نہین پہونچی ہے۔ اس روبکار مین درجات دوم و سوم و چہارم کے طلبا کے امتحان سے بحث ہے ان دسون مدارس مین سے اپر پرائمری مدرسہ گھیر فرخ شاہ خان کا نتیجہ بہت اچھا ہے اس مدرسہ سے تین طلبا درجہ سوم اور پانچ درجہ دوم مین شریک امتحان ہوئے اور کل پاس ہوئے اور اکثر لڑکے کل مضامین مین اچھے نمبرون سے پاس ہوئے ہین۔ فارسی مدرسہ کٹ کوئیا کا نتیجہ بھی بہت اچھا ہے اس مدرسہ سے دو طلبا درجہ چہارم مین اور ایک درجہ دوم مین شریک ہوئے اور تینون پاس ہوئے۔ ان ہر دو مدارس کے مدرسین کا کام قابل اطمینان ہے۔ مدرسہ گھیر فرخ شاہ خان کے کام کی افسران معائنہ کنندگان نے بھی معائنون کی رپورٹون مین تعریف کی ہے۔ اور مدرسہ کٹ کوئیا کے مدرسین اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء سے اس مدرسہ مین مقرر ہوئے باوجود اس کے انکا کام اچھا ہے لہذا ان ہر دو مدارس کے مدرس حسن کارگذاری کے لحاظ سے مستحق انعام ہین لہذا سید دلاور علی مدرس اول اور سید مرتضی مدرس دوم اور گوبند پرشاد ٹیچر انگلش مدرسہ گھیر فرخ شاہ خان اور احمد جان خان مدرس اول اور سید ہاشم مدرس دوم مدرسہ کٹ کوئیا کا بطور انعام یکم اپریل سنہ ۱۹۲۳ء سے ایک سال کے لئے ایک ایک روپیہ ماہوار الاونس مقرر کیا جاتا ہے۔

اپر پرائمری مدرسہ نالہ پار کا نتیجہ بھی اچھا ہے اس مدرسہ سے درجہ چہارم مین ایک لڑکا شریک ہوکر پاس ہوا۔ اور درجہ سوم مین چار شریک اور تین پاس اور دوم مین ۴ شریک اور تین پاس ہوئے مدرسین کو اور زیادہ محنت سے کام کرنا چاہئے۔ جو موجب خوشنودی ہوگا۔

مدارس فارسی راجدوارہ اور بہاری دروازہ کا نتیجہ معمولی ہے قابل اعتراض نہین ہے مدرسین کو محنت و مستعدی سے تعلیم اور فراہمی مین کوشش کی ہدایت کی جاتی ہے

مدرسہ فارسی گھیر قلندر خان کا نتیجہ اگرچہ برا ہے یعنی درجہ سوم اور دوم مین تین لڑکے شریک ہوئے جنمین سے ایک پاس ہوا لیکن اس مدرسہ کی حالت مدرسین سابق کے وقت مین خراب ہوگئی تھی۔ فراہمی طلبا بھی بہت کم ہوگئی تھی موجودہ مدرسین نے اچھی فراہمی کرلی ہے۔ لہذا بالفعل موجودہ مدرسین خرابی نتیجہ کی بناپر قابل مواخذہ نہین ہین۔ اور چونکہ ماتحت درجات مین طلبا کی تعداد کافی ہے امید ہے کہ آیندہ سال مدرسہ کی حالت درست ہو جائیگی۔

فارسی مدرسہ گھیر بنگش باز خان چونکہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء مین جاری ہوا ہے لہذا اسکا نتیجہ امسال قابل لحاظ نہین ہے۔

اپر پرائمری مدرسہ پل پختہ کا نتیجہ بظاہر برا نہین ہے کیونکہ درجہ سوم و دوم کے ۹ طلبا شریک امتحان ہوکر ۴ پاس ہوئے لیکن اس مدرسہ کے مدرس اول کا نظم خراب ہے درجہ دوم مین جو تین لڑکے فیل ہوئے تینون حساب و جغرافیہ مین فیل ہین جنکی تعلیم مدرس اول کے ذمہ تھی۔ معائنون مین انسپکٹر صاحبان ان کی کام کی خرابی کا نوٹ کرتے رہے ہین اور قبل امتحان کے قریب درجہ چہارم و سوم و دوم کے تین طلبا اپنی تعلیم کی کمزوری پوشیدہ رکھنے کے لئے مدرس اول نے خارج کردیئے۔ یہ مدرس منے احمد شاہ خان بالفعل غیر مستقل ہے اسکا یکم اپریل سنہ ۱۹۲۳ء سے دو روپیہ ماہوار

تنزل کیا گیا آیندہ اُسکو گیارہ روپیہ تنخواہ ملیگی۔

مدرسہ فارسی بازار نصر اللہ خان کا نتیجہ اچھا نہیں ہے سید مصطفےٰ حسین مدرس اول مدرسہ مذکور پر ایک روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔ اسکو کافی تنبیہ کی جائے کہ آیندہ کام ٹھیک کرے ورنہ تدارک مناسب کیا جائیگا۔ اس مدرسہ کا مدرس دوم بوجہ جدید ہونے کے بالفعل قابل مواخذہ نہیں ہے

مدرسہ فارسی گھیر سیف الدین خان کا نتیجہ بہت بُرا ہے اس مدرسہ سے چار لڑکے شریک امتحان ہوئے اور کل فیل ہوئے فراہمی بھی اس مدرسہ کی اچھی نہیں ہے حسابات کل خراب و خیل ہیں۔ مدرس اول اور مدرس دوم تاخیر سے حاضری کے عادی ہیں چند غیر حاضریاں درج ہوئی ہیں اور ایک مرتبہ جرمانہ بھی ہوا ہے بارہا درستی کام کی ہدایتیں ہو چکی ہیں۔ مدرس اول اور مدرس دوم میں آپس میں اختلاف بھی ہے لہذا مولوی علی حسین خان مدرس اول اور سید امتیاز حسین مدرس دوم مدرسہ گھیر سیف الدین خان کا یکم اپریل سنہ ۱۹۲۸ء سے تا حکم ثانی دو دو روپیہ تنزل کیا جاتا ہے آیندہ ان کو درستی کام کی کافی تنبیہ و ہدایت بھی کی جائے لہذا

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر واقع ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

چونکہ احمد شاہ خان مدرس اول پل پختہ کا کام خراب ہے اور اُسکا دو روپیہ تنزل ہو چکا ہے وہ اپر پرائمری مدرسہ کی مدرسی اول کے قابل نہیں ہے لہذا اس کا تبادلہ مناسب ہے۔

سلطان محمد خان انگلش ٹیچر مدرسہ پل پختہ جو عارضی طور پر مطبع میں محرری پر تبدیل کر لیا گیا تھا وہ اپنی جگہ واپس جانا چاہتا ہے لہذا اس سلسلہ میں حسب ذیل انتظام کیا جاتا ہے۔

۱۔ احمد شاہ خان مدرس اول مدرسہ پل پختہ تنخواہ دار گیارہ روپیہ ماہوار مدرسہ گھیر کی میں بجائے ہدایت علی خان تبدیل کیا جائے۔

۲۔ منظور حسین انٹرنس و اُردو مڈل پاس انگلش ٹیچر مدرسہ پل پختہ اسی مدرسہ میں بجائے احمد شاہ خان مدرس اول مقرر کیا جائے۔

۳۔ سلطان محمد خان انگلش ٹیچر مطبع سے مدرسہ پل پختہ میں اپنی خدمت پر واپس کیا جائے۔

۴۔ لطافت حسن خان مدرس دوم مدرسہ راجدوارہ مطبع میں باضافہ تین روپیہ ماہوار پندرہ روپیہ تنخواہ پر محرر مقرر کیا جائے۔

۵۔ ہدایت علی خان مدرس گھیر کی تنخواہ دار گیارہ روپیہ ماہوار مدرسہ راجدوارہ میں مدرس دوم بجائے لطافت حسن خان کی جگہ تبدیل کیا جائے۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں۔ اس روبکار پر یکم اپریل سنہ ۱۹۲۸ء سے عملدرآمد کیا جائے۔

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر واقع یکم اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

سید محمد عبد الرحمن نے درخواست عطائے سند وکالت بحضور اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم پیش کی تھی لہذا حسب ایماء اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم سید عبد الرحمن کو امتحان سے مستثنےٰ کرکے سند وکالت درجہ اول دیئے جانے کی منظوری دیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سید عبد الرحمن کو حسب قاعدہ سند وکالت دیجائے اور اس روبکار کی ایک نقل درج گزٹ

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

احکام اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

تبادلہ

یکم اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

موضع ملک محمد بخش پرگنہ تحصیل ملک میں مدرسہ جدید جاری کرنیکا حکم ہو چکا ہے لہذا مدرسہ مذکور میں حسب رپورٹ انسپکٹر صاحب مدارس حسن رضا خان مدرس نیپیان تحصیل ملک کا تبادلہ کیا گیا بنابران

حکم ہوا کہ

نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو

دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

اضافہ

۲ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

منشی نیاز محمد خان مدرس ریاضی مدرسہ عالیہ تنخواہ دار پندرہ روپیہ کا دس روپیہ ماہوار عارضی الاؤنس مقرر کیا گیا تھا منشی نیاز محمد خان نے کام اچھا کیا لہذا حسب سفارش پرنسپل صاحب و جناب ڈائرکٹر صاحب مدرسہ عالیہ الاؤنس شامل تنخواہ کرکے نیاز محمد خان کی تنخواہ پچیس روپیہ کر دی گئی اس حکم کا عملدرآمد ۱۵ فروری سنہ ۱۹۲۸ء سے ہوگا [illegible]

حکم ہوا کہ
نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔
دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

اضافہ

۲ر اپریل ۱۹۲۸ء

حسب سفارش جناب ڈائرکٹر صاحب مدرسہ عالیہ حافظ صدیق احمد نائب متول مدرسہ عالیہ کی تنخواہ بیس روپیہ ماہوار میں دو روپیہ ماہوار اضافہ کیا گیا۔

حکم ہوا کہ
نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔
دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

احکام اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲ر اپریل ۱۹۲۸ء

بسکیم منظور شدہ میں شہر میں ۵ مدارس فارسی اور چار مدارس اپر پرائمری جن میں انگریزی تعلیم ہی ہے جاری کیے گئے تھے۔ مگر کچھ مدت کے بعد اپر پرائمری مدرسہ گھیر طوفان بوجہ کمی طلبا مسدود ہو گیا اور بجائے اسکے گھیر کٹے باز خان میں ایک فارسی مدرسہ جاری کیا گیا۔ اب مدرسہ گھیر کٹے باز خان میں انگریزی تعلیم کے لیئے باشندگان محلہ نے استدعا کی ہے۔ لہذا مدرسہ گھیر کٹے باز خان آیندہ اپر پرائمری مدرسہ سمجھا جائیگا۔ اپر پرائمری مدرسہ کا مدرس اول حسب قواعد مڈل پاس ہونا چاہیئے۔ لیکن بالفعل کوئی امیدوار مڈل پاس موجود نہیں ہے اور منور علی خان مدرس اول مدرسہ گھیر کٹے باز خان بھی اسوقت کسی فارسی مدرسہ میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔ لہذا تا حکم ثانی منور علی خان بدستور اسی مدرسہ کا مدرس اول رہیگا۔ اور سید محمد حسن مدرس دوم مدرسہ گھیر [illegible] جو ہائی اسکول کا آٹھواں درجہ پاس ہے بالفعل اس مدرسہ میں مدرسی انگریزی کا کام کریگا اور اسکو تین روپیہ ماہوار الاؤنس ملیگا۔ اور نسیم احمد جو سابق میں مدرسہ کٹ گویا کا مدرس دوم تھا اور بعض شکایت کی بنا پر برخاست کر دیا گیا تھا اب اس نے باحتیاط کام کرنیکا وعدہ کرکے استدعاء ملازمت کی ہے لہذا اُن کو ایک موقع ملازمت کا اور دیا جاتا ہے اور اسکا تقرر مدرسہ گھیر کٹے باز خان میں مدرسی دوم پر امتحاناً بارہ روپیہ تنخواہ پر کیا جاتا ہے احکام ضابطہ جاری ہوں

بدستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

تنزل

۴ر اپریل ۱۹۲۸ء

احمد شاہ خان مدرس اول مدرسہ پل پختہ کا بوجہ خرابی کام دو روپیہ تنزل کے ساتھ مدرسہ گھیری کو تبادلہ کیا گیا تھا۔ اور منظور حسین کا تقرر اسکی جگہ ہوا تھا۔ منظور حسین نے استعفا پیش کیا ہے اور مدرسہ پل پختہ کے قرب و جوار کے باشندگان نے احمد شاہ خان مدرس کو اسی مدرسہ میں رکھنے کی درخواست پیش کی ہے اور احمد شاہ خان آیندہ کام ٹھیک کرنیکا وعدہ کرتا ہے۔ لہذا بالفعل اس کا تبادلہ مدرسہ گھیری کو منسوخ کیا گیا وہ بدستور مدرسہ پل پختہ میں مدرس اول رہیگا لیکن تا حکم ثانی گیارہ روپیہ تنخواہ پائیگا۔ احمد شاہ خان نے اگر چھ ماہ میں اپنا کام درست نہ کیا تو تدارک مناسب کیا جائیگا۔ اور یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے منظور حسین مدرس اول کا استعفا منظور کیا گیا بنا برآن

حکم ہوا کہ
نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔
دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

تقرر

۵ر اپریل ۱۹۲۸ء

حسب رپورٹ انسپکٹر صاحب مدارس مدرسہ سیفنی پرگنہ شاہ آباد میں سے شبیر احمد خان چہارم پاس کا تقرر امتحاناً برائے چھ ماہ بر نائب مدرسی گیارہ روپیہ ماہوار تنخواہ پر منظور کیا گیا لہذا

حکم ہوا کہ
نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔
دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۵ر اپریل ۱۹۲۸ء

چیف میڈیکل افسر صاحب نے ڈاکٹر ظہور عالم خان منتظم شفاخانہ ٹانڈہ کی رخصت دو ماہ کے سلسلہ میں ڈاکٹر مدن موہن لال ہاسپٹل اسسٹنٹ کا تبادلہ شفاخانہ ٹانڈہ میں اپنی موجودہ تنخواہ پر تجویز کیا تھا۔ چونکہ ظہور عالم خان کی رخصت اجلاس ہمایوں سے منظور ہو چکی ہے لہذا ڈاکٹر مدن موہن لال کا تبادلہ ٹانڈہ کو منظور کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مدن موہن لال کو تنخواہ برآورد تا زمان شفاخانہ ٹانڈہ سے ملیگی۔ اور یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے اس حکم کا عملدرآمد ہوگا۔ حکم ہو کہ

حسب [illegible] احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

منظوری استعفا

۲۷ ؍ مارچ ۱۹۲۸ء

حسب رپورٹ انسپکٹر صاحب مدارس ریاست یار خان مدرس دہنوپورہ تحصیل ٹانڈہ کا
استعفا یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے منظور کیا گیا لہذا

حکم ہوا کہ

نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

تبادلہ مدرسین

۲۷ ؍ مارچ ۱۹۲۸ء

مدرسہ بلاسپور میں فراہمی طلب کم ہے۔ امسال نتیجہ امتحان بھی برا رہا اسلئے مشتاق حسین مدرس اول
مدرسہ بلاسپور کا تین روپیہ ماہوار تنزل کر دیا گیا ہے جسکا حکم جداگانہ جاری ہو چکا ہے۔ نصیر الدین
مدرس بھینسوڑی نارمل ورنیکلر پاس ہے اور بھینسوڑی میں ان کا کام اچھا رہا ہے لہذا معین الدین
مدرس بھینسوڑی تحصیل ملک تنخواہ دس روپیہ ماہوار مدرسہ بلاسپور میں بجائے مشتاق حسین
مدرس اول پر اور مشتاق حسین تنخواہ دس روپیہ ماہوار مدرسہ بھینسوڑی میں تبدیل کئے گئے
معین الدین چونکہ ٹریننگ پاس ہے اور اپر پرائمری مدرسہ کا مدرس اول مقرر کیا گیا ہے اسواسطے
ان کو چار روپیہ ماہوار الاونس یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے ملیگا لہذا

حکم ہوا کہ

نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ ؍ مارچ ۱۹۲۸ء

گوشوارہ امتحان مدارس تحصیل بلاسپور ملاحظہ ہوا۔ بلاسپور خاص کے مدرسہ کا نتیجہ بہت خراب ہے
درجہ چہارم و سوم میں دس طلبا شریک امتحان ہوئے اور دسوں فیل ہوئے۔ درجہ دوم کے صرف
تین سے دو پاس ہوئے۔ اس مدرسہ میں فراہمی طلب بھی کم ہے۔ بارہا تاکید کیگئی مگر بلاسپور جیسے
قصبہ میں تعداد طلبا میں اضافہ نہ ہوا۔ مدرس اول اپر پرائمری مدرسہ کا مدرس اول کے قابل نہیں
ہے لہذا۔ انکا تین روپیہ ماہوار یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے تا حکم ثانی تنزل کیا گیا۔
تبادلہ کی نسبت علحدہ حکم دیا جائیگا۔ مدرس دوم ولایت حسین خان کی نسبت معلوم ہوا کہ زیادہ
وقت ڈاکخانہ کے کام میں صرف کرتے ہیں اسی وجہ سے مدرسہ کی حالت درست نہیں ہوتی۔
لہذا ولایت حسین خان کی تنخواہ میں یکم اپریل سے تا حکم ثانی دو روپیہ ماہوار تنزل کیا گیا۔ ولایت حسین خان کو
اپنا کام درست کرنیکی ہدایت کیجائے۔ مدارس گودہی۔ دہانی حسن پور۔ اور دہنوش کے
مدرسین جدید ہیں۔ اور خرابی پرانے مدرسین کے زمانہ کی ہے۔ دہانی حسن پور کا مدرسہ بھی
جدید ہے اسلئے ان مدارس سے امتحان میں کوئی طالب علم شریک نہیں ہوا۔ مدرسہ دہانی پر

کی حالت امسال بھی خراب ہے۔ سال گذشتہ مدرسہ کی خرابی حالت کیوجہ سے احمد حسین مدرس
کا تنزل ہو چکا ہے۔ معائنوں میں بھی انکے کام درست کرنے کی ہدایت کیگئی ہے مگر ادس کا
کام اب بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ایک طالب علم درجہ دوم میں دسمبر ۱۹۲۷ء کے معائنہ کیوقت
تک مدرسہ میں تھا۔ وہ بھی امتحان میں شریک نہیں ہوا۔ مدرس کو تین مہینہ میں مدرسہ کی حالت
درست کرنیکے لئے مہلت دیجاتی ہے اگر اس مدت میں حالت درست نہ ہوئی تو مدرس
برخاست کر دیا جائیگا۔ بعد تین ماہ کے سررشتہ انسپکٹری سے مفصل رپورٹ پیش کیجائے
کیموریہ کے مدرسہ سے بھی کوئی طالب علم شریک امتحان نہیں ہوا۔ مگر اس مدرسہ کا مدرس
بوجہ خرابی کام برخاست ہو چکا ہے۔ مدرسہ راجپور کا نتیجہ بہت اچھا ہے اور رپور کا گرکا
قابل اعتراض نہیں ہے۔ مدرسہ کیمری سے درجہ چہارم و سوم میں دو طلبا شریک امتحان
ہوئے تھے دونوں فیل ہوگئے۔ مگر درجہ دوم سے پانچ طلبا میں سے چار پاس ہوئے
لہذا نتیجہ برا نہیں ہے۔ آئندہ مدرسین کو زیادہ محنت سے کام کرنا چاہئے۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ ؍ مارچ ۱۹۲۸ء

گوشوارہ امتحان سالانہ مدارس تحصیل ملک بابتہ سال حال ملاحظہ ہوا۔
اپر پرائمری مدرسہ ملک کا نتیجہ بہت اچھا ہے۔ مدرس اول ملک نے اگست ۱۹۲۷ء سے
اس مدرسہ کا چارج لیا ہے اسوقت تعداد حاضری طلبا ۵۰ تھی اور جنوری ۱۹۲۸ء میں
بڑھکر ۹۵ ہوگئی۔ محمد احمد خان کا کام باعتبار فراہمی طلبا اور باعتبار کامیابی بہت اچھا ہے
محمد احمد خان دو روپیہ تنزل سے بیس روپیہ تنخواہ پر مضافات میں تبدیل کیا گیا تھا بوجہ حسن کارگزاری
وانتظام اپر پرائمری مدرسہ محمد احمد خان کا یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے تین روپیہ ماہوار الاونس
مقرر کیا گیا یہ الاونس اسوقت تک نامبردہ کو ملیگا جبکہ وہ اٹھارہ روپیہ کے گریڈ میں
پہونچ جائے۔

مدرسہ دہوبورہ اور بسریا کا نتیجہ بھی بہت اچھا ہے جس قدر طلبا شریک امتحان ہوئے کل
پاس ہیں۔ مدرسہ سلٹی بنرا گاؤں۔ کیمورار۔ لکھی پور۔ بھینسوڑی۔ دہنیلی شمالی اور بکھانہ کا نتیجہ
بھی اچھا ہے۔ مدارس پنیان۔ جیوہرہ۔ پیلیا اور پپرم کا نتیجہ اچھا نہیں ہے پپرم کا مدرس
بوجہ خرابی کام برخاست ہو گیا ہے پنیان۔ جیوہرہ اور پیلیا قدیم مدارس ہیں اور ان کے
مدرسین بھی عرصہ سے ان مدارس میں ہیں انکا کام اچھا ہونا چاہئے مدرسین کو کوشش
سے کام کرنیکی ہدایت کیجائے۔

مدرسہ گھوگھیا کا نتیجہ معمولی ہے درجہ سوم و دوم کے ۸ طلبا میں دو پاس ہیں مدرس کو زیادہ
کوشش سے کام کرنیکی ہدایت کیجائے۔

حکم ہوا کہ

نقل حکم ہذا برائے اندراج گزٹ مطبع کو مرسل ہو۔
دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء

گوشوارہ نتیجہ امتحان سالانہ مدارس تحصیل شاہ آباد ملاحظہ ہوا۔
مدرسہ شاہ آباد خاص کا نتیجہ بہت اچھا ہے شاہ آباد کے مدرسہ کی فراہمی بھی اب اچھی ہے سید سلامت علی مدرس اول نے اس مدرسہ میں کام محنت سے انجام دیا ہے سالگذشتہ نامبردہ کا تین روپیہ ماہوار تا حکم ثانی تنزل کیا گیا تھا۔ اب اسکی تنخواہ پوری کیجاتی ہے۔ یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے سید سلامت علی بدستور پندرہ روپیہ تنخواہ پائیگا۔
اپر پرائمری مدرسہ سیفنی کا نتیجہ بھی بہت اچھا ہے عنایت اللہ خان مدرس کا کام ہر سال اچھا رہتا ہے
مدرسہ ادمی کا نتیجہ بھی بہت اچھا ہے درجہ سوم و دوم میں چار طلبا شریک ہوئے چاروں پاس ہوگئے اس مدرسہ کے مدرس کا سالگذشتہ دو روپیہ تنزل کیا گیا تھا اب یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے محمد رضا خان مدرس ادمی اپنی پوری تنخواہ تیرہ روپیہ ماہوار پائیگا۔
ٹیواتی اور خوشم پور کے مدارس کا نتیجہ بھی اچھا ہے علی رضا خان مدرس ٹیواتی اور دیا رام مدرس خوشم پور کا سالگذشتہ تا حکم ثانی دو دو روپیہ تنزل کیا گیا تھا چونکہ اب اونکا کام اچھا ہے لہذا اونکی تنخواہ پوری کیجاتی ہے یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے ہر دو مدرسین کو تیرہ تیرہ روپیہ تنخواہ ملنا چاہیے
مدارس بھنوری۔ ٹرانگاؤں اور جیتولی کا نتیجہ بھی اچھا ہے مدرسہ ساگرپور اور مدرسہ ریوڑی کا نتیجہ قابل اعتراض نہیں ہے۔
کوب اور کرہ کے مدارس جدید ہیں اس لئے ان مدارس سے کوئی شریک امتحان نہیں ہوا دھکیا کا مدرس جدید ہے اور خرابی مدرس سابق کے زمانہ کی ہے اس مدرسہ سے کوئی شریک امتحان نہیں ہوا۔ مدرس کو آیندہ داخلی جماعت قائم کرنیکی اور فراہمی طلبا میں کوشش کرنیکی ہدایت کیجائے۔
مدرسہ رواں کا نتیجہ بہت خراب ہے معائنوں میں بھی انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرس کی خرابی کام کا نوٹ کیا ہے سعادت نور خان مدرس رواں کا یکم اپریل ۱۹۲۸ء تا حکم ثانی دو روپیہ ماہوار تنزل کیا گیا۔ مدرس کو کام درست کرنیکے لئے تین ماہ کی مہلت دیجاتی ہے اگر اس مدت میں کام درست نہ ہوا تو مدرس برخاست کر دیا جائیگا۔ بعد تین ماہ کے سررشتہ انسپکٹری سے مفصل رپورٹ اس مدرسہ کی حالت کی نسبت پیش کیجائے۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں۔
دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء

گوشوارہ نتیجہ امتحان سالانہ مدارس تحصیل سوار ملاحظہ ہوا۔

مدرسہ سوار خاص کا نتیجہ درجہ چہارم و سوم اگرچہ برا ہے لیکن بشیر احمد مدرس اول مدرسہ ہٰذا آخر اگست ۱۹۲۷ء میں اس مدرسہ میں مامور ہوا ہے۔ سابق مدرس اول کے زمانہ میں مدرسہ کی حالت باعتبار تعلیم و فراہمی بہت خراب ہوگئی تھی موجودہ مدرس اول کے زمانہ میں فراہمی اچھی ہے تعداد طلبا حاضرہ ۵۵ سے ۹۰ ہے امید ہے آیندہ تعلیمی حالت بھی درست ہو جائیگی اپر پرائمری مدرسہ بھوٹ بقال کا نتیجہ بہت اچھا ہے۔ اس مدرسہ کے مدرس اول محمد بخش کا کام باعتبار فراہمی اور باعتبار تعلیم بہت قابل اطمینان ہے اس مدرسہ نے کل ترقی اسی مدرس کے زمانہ میں کی ہے۔ چاؤ پورہ موری کا نتیجہ بھی اچھا ہے فراہمی بھی ٹھیک ہے۔ سالگذشتہ بوجہ خرابی نتیجہ اس مدرسہ کے مدرس کا ایک روپیہ ماہوار تنزل کیا گیا تھا۔ اب یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے رمضان علی مدرس چاؤ پورہ کو پوری تنخواہ تیرہ روپیہ ماہوار ملیگی۔ مدارس تھیم پور اور رتن پورہ کا نتیجہ اچھا ہے۔ مدارس چھپرا۔ میران پور۔ دھنوری۔ سجاکھاتہ۔ نانکار رانی۔ بھنگیا۔ سیمرا لاڈپور سے کوئی طالب علم امتحان میں شریک نہیں ہوا۔ میران پور بھنگیا اور سجاکھاتہ کے مدرسین جدید ہیں اور پرانے مدرسین کے زمانہ سے خرابی چلی آتی ہے اور سجاکھاتہ کا مدرسہ بھی جدید ہے۔ ان مدارس سے طلبا کا شریک امتحان نہ ہونا بالفعل قابل لحاظ نہیں ہے لیکن فراہمی طلبا ان مدارس کی قابل اعتراض ہے۔ مدرسین کو کافی ہدایت و تنبیہ فراہمی طلبا کیجائے اور بعد تین ماہ کے ان مدارس کی نسبت سررشتہ انسپکٹری سے رپورٹ پیش کیجائے۔ مدرسہ چھپرا کا مدرس بوجہ خرابی کام برخاست کر دیا گیا ہے۔ مدرسہ رانی نانکار سالگذشتہ سے جاری ہوا ہے اوسکی حالت بالفعل قابل اعتراض نہیں ہے۔ مدرسہ دھنوری میں محمد شفیع مدرس ۲ مئی ۱۹۲۶ء سے مامور ہے مدرسہ کی حالت خراب ہے۔ انسپکٹر صاحب و ڈپٹی انسپکٹر صاحب معائنوں میں برابر درستی کام کی ہدایت کرتے رہے ہیں مگر مدرس نے کچھ پرواہ نہیں کی فراہمی بھی ٹھیک نہیں ہے لہذا محمد شفیع کی تنخواہ میں دو روپیہ ماہوار یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے تا حکم ثانی تنزل کیا جاتا ہے اور تین ماہ کی مہلت مدرسہ کی حالت درست کرنیکے لئے دیجاتی ہے۔ مدرسہ سیمرا لاڈپور کی آبادی اور اطراف کے مواضعات کی آبادی کے لحاظ سے فراہمی طلبا کم ہے بندہ علی مدرس ۲۷ اپریل ۱۹۲۶ء سے اس مدرسہ میں مامور ہے مگر مدرسہ کی حالت درست نہیں ہوئی۔ لکھو دین اس مدرس کے زمانہ میں فراہمی کم ہوگئی تھی اسی وجہ سے مدرسہ بند کرنا پڑا۔ چونکہ اس مدرس کا کام خراب ہے لہذا اوسکی تنخواہ میں یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے تا حکم ثانی ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار تنزل کیا جاتا ہے اور اوسکو تین ماہ کی مہلت دیجاتی ہے کہ اپنا کام درست کرے۔ بعد تین ماہ کے مدرسہ دھنوری اور سیمرا لاڈپور کی نسبت سررشتہ انسپکٹری سے رپورٹ آنا چاہیے۔ لہذا

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں۔
دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ / مارچ ۱۹۲۵ء

گزشتہ نتیجہ امتحان سالانہ مدارس تحصیل ٹانڈہ ملاحظہ ہوا۔ مدرسہ ٹانڈہ خاص کا اس اعتبار سے نتیجہ برا نہیں ہے کہ درجہ چہارم میں ۲ طلبا شریک ہوئے اور دونوں پاس ہوئے لیکن درجہ سوم و دوم کا کوئی طالب علم شریک امتحان نہیں ہوا۔ بالفعل یہ مدرسہ باعتبار فراہمی طلبا و نتائج امتحان مثل ایک لوور پرائمری مدرسہ کے ہے۔ محمد ولی خان موجودہ مدرس اول کا اگست ۱۹۲۴ء سے اس مدرسہ میں تقرر ہوا ہے نامبردہ نارمل پاس ہے۔ ممکن ہے کہ اوسکی کوشش سے آئندہ مدرسہ کی حالت درست ہو جائے۔ انسپکٹر صاحب مدارس کو اس مدرسہ کی حالت کی جانب زیادہ توجہ چاہئے۔

مدرسہ مظفرپور سے امتحان میں کوئی لڑکا شریک نہیں ہوا۔ شفیع الدین مدرس ۱۹۲۵ء سے اس مدرسہ میں مامور ہے مگر مدرسہ کی حالت روبہ تنزل ہے۔ سال گذشتہ بھی یہی مدرس کا کام خراب تھا۔ اسی وجہ سے اوسکی تنخواہ میں ایک روپیہ ماہوار تنزل کیا گیا تھا۔ امسال بھی کام اوس سے زیادہ خراب ہے۔ انسپکٹر صاحب کے معائنہ کے وقت مدرس مدرسہ میں موجود بھی نہ تھا۔ مدرس کو کافی تنبیہ کیجائے اوسکو مدرسہ کی حالت درست کرنے کیلئے تین ماہ کی مہلت دیجاتی ہے۔ اگر مدرسہ کی حالت درست نہ ہوئی تو مدرس مذکور برخاست کر دیا جائیگا۔ بعد تین ماہ کے مدرسہ کی حالت کی نسبت سررشتہ انسپکٹری سے مفصل رپورٹ پیش کیجائے۔

مدارس لانبہ کھیڑا، مینڈ کھیڑا و اور شہ پورہ کا نتیجہ برا نہیں ہے مگر فراہمی اور شرکاء امتحان طلبا کی تعداد کم ہے مدرسین کو آئندہ فراہمی طلبا میں بہت کوشش کرنا چاہئے۔ مدرسہ [illegible] کا نتیجہ بہت خراب ہے۔ مگر مدرس مستعفی ہو چکا ہے۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام جاری ہوں ایک نقل گزٹ میں شائع کیجائے۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ / مارچ ۱۹۲۵ء

گزشتہ نتیجہ امتحان مدارس حضور تحصیل ملاحظہ ہوا۔ مدرسہ گھنڈیا کا نتیجہ بہت اچھا ہے اس مدرسہ سے درجہ چہارم و سوم و دوم میں ۹ شریک ہوئے اور چار پاس ہوئے۔ مدارس منکرہ۔ ویورنیان۔ پنجاب نگر۔ اجیت پور۔ کاشی پور۔ بازید پور۔ معلونگلہ۔ کسرول۔ اونگہ اور سینجنی ناگلا کا نتیجہ اچھا ہے۔ چمرہ کھڑیا اور ریوشیا کے مدارس جدید ہیں اور مدرسہ کھوہ پور کا مدرس جدید ہے۔ ان مدارس سے کوئی طالب علم شریک امتحان نہیں ہوا محمد ولی مدرس بانیہ پور کا سال گذشتہ تا حکم ثانی ۸ روپیہ ماہوار تنزل کیا گیا تھا۔ چونکہ مدرسہ بازید پور میں اوس کا کام ٹھیک ہے لہذا یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے اوسکی تنخواہ پوری کیجاتی ہے۔ اب وہ پندرہ روپیہ تنخواہ پائیگا۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ / مارچ ۱۹۲۵ء

مطبع کے حسابات کی جانچ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ بہت سی رقوم جنکی میزان [illegible] ہے مطبع کو وصول ہوئیں۔ لیکن چند چند سال تک سیاہہ نہیں کرائی گئیں جو [illegible] جانچ میں داخل ہوئیں۔ سرکاری کاغذ جو مطبع میں موجود ہے اوسمیں کثیر کاغذ کم ہوا جسکی موجودہ قیمت [illegible] ہے۔ بعض رقوم ایسی بھی برآمد ہوئیں جو وصول شدہ ہیں مگر اب تک مطبع سے خزانہ میں داخل نہیں کی گئیں مثلاً [illegible] کی رقم جو تحصیل ٹانڈہ سے وصول ہوئی۔ علاوہ اسکے مطبع کے رجسٹر و حسابات بہت ابتر حالت میں تھے۔ ان سب امور کی ذمہ داری سید عبد الہادی محرر مطبع پر ہے۔ وہ کل کام مطبع کا کرتا تھا اور منصرم صاحب ایک سید ہے اور بے خبر شخص ہیں۔ اس [illegible] کی رقم کو سید عبد الہادی آخر تک غیر وصول شدہ اپنی فردوں اور رپورٹوں میں لکھتا رہا۔ مطبع کے حسابات کی جانچ چونکہ اب ہو چکی ہے سید عبد الہادی کی اب ضرورت نہیں ہے اور ایسی حالت میں سید عبد الہادی کو مطبع میں ملازم نہیں رکھا جاسکتا۔ لہذا

حکم ہوا کہ

یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے سید عبد الہادی محرر مطبع برخاست کیا جائے۔ احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

حکم اجلاس صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

واقع ۳۱ / مارچ ۱۹۲۵ء

سلطان محمد خان انگلش ٹیچر مدرسہ پل نچہ جو عارضی طور پر مطبع میں بعہدہ محرری پر تبدیل کیا گیا تھا وہ اپنی جگہ واپس جانا چاہتا ہے لہذا نامبردہ مطبع سے مدرسہ پل نچہ میں اپنی خدمت پر واپس کیا جائے۔

لطافت حسن خان مدرس دوم مدرسہ راجدوارہ باضافہ تین روپیہ ماہوار پندرہ روپیہ ماہوار پر بجائے سلطان محمد خان مطبع میں [illegible] مقرر کیا جائے۔

حکم ہے کہ

حسب صراحت بالا احکام ضابطہ جاری ہوں یکم اپریل سے عملدرآمد کیا جائے۔

دستخط جناب صاحب جوڈیشل سکریٹری بہادر

حکم اجلاس جناب صاحب سکریٹری بہا صنعت و حرفت

واقع ۱۰ / اپریل ۱۹۲۵ء

رپورٹ ایگزیکٹیو انجینیر صاحب اخبارات کی موجودگی میں پیش ہوئی۔ تعمیر رام [illegible] وغیرہ کے جو جو کام جاری ہوئے ہیں اوکی نگرانی کیواسطے تجربہ کار آدمی چاہئے ہیں محکمہ تعمیرات میں [illegible]

کام کم ہونیکی وجہ سے بابو رتن لال سب ڈویژنل افسر کو صیغہ تعمیرات سے دیا جاسکتا ہے نامبردہ رڑکی کالج کے سند یافتہ اور واقف کار شخص ہیں اگزیکٹیو انجنیر صاحب انہار اس انتظام کو بہتر خیال کرتے ہیں لہذا

حکم ہوا

بابو رتن لال سب ڈویژنل افسر اپنی موجودہ تنخواہ پر صیغہ تعمیرات سے انہار میں تبدیل کیا جائے اور انجنیر صاحب انہار کی رپورٹ میں جن سب اورسیران کا تبادلہ چاہا گیا ہے اوسکی بھی منظوری دیجاتی ہے۔ لیکن فی الحال کسیکو کوئی الاؤنس نہیں دیا جائیگا۔ صدر سے احکام بصراحت بالا جاری ہوں۔

دستخط جناب صاحب سکریٹری بہادر صنعت و حرفت

تحریر صاحب اگزیکٹیو انجنیر انہار (واقع ۱۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

بخدمت شریف جناب صاحب سکریٹری بہادر تعمیرات

جناب من

تعمیر ڈام سینجی رتھنی و دہمری کے کام کے لئے ہوشیار اور تجربہ کار اسٹاف کی ضرورت ہے جس کی نسبت نیازمند کی رائے میں منشی ارشد علیخان سب اورسیر جو سابق میں بھی ڈام بھکڑا کے کام پر تعینات رہے ہیں اور محکمہ انہار میں سب سے زیادہ محنتی مستعد اور دیانتدار سب اورسیر ہیں۔ مناسب و موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ ہر دو ڈام کی نگرانی اور تکمیل و ترتیب حسابات منشی ارشد علیخان کے سپرد رہینگے اور وہ ان دونوں کاموں کے انچارج خیال کئے جائینگے۔ لیکن کام کرانے اور حفاظت و نگرانی کام موقعہ ڈام دہمری منشی ارشد علیخان سب اورسیر کے چارج میں اور سینجی رتھنی منشی شاہ محمود خان کے چارج میں رہیگا۔ اور کارہائے خام کندیگی و مرمت انہار دہمری و سینجی جو ان کاموں سے متعلق ہوں سب اورسیران سیکشن متعلقہ منشی رشید احمد و منشی عزیز الحق سب اورسیران متعلق رہینگے۔ منشی ارشد علیخان سب اورسیر کو سابق میں تعمیر ڈام بھکڑا کے سلسلہ بالمقطع پندرہ روپیہ ماہوار الاؤنس دیا گیا تھا۔ نیازمند کی رائے میں جب تک وہ ان کاموں پر تعینات رہیں پندرہ روپیہ ماہانہ الاؤنس بالمقطع علاوہ اون کی تنخواہ مستقل ساٹھ روپیہ ماہوار کے اور دیا جانا منظور فرمایا جائے۔ اس الاؤنس کا پیمنٹ اسی کام کے اسٹیمیٹ سے ہوتا رہیگا۔

(۲) منشی ارشد علیخان کا موجودہ سیکشن اپر کوسی ایک بڑا سیکشن ہے انکے جانے پر منشی حسین الدین خان سب اورسیر کیمری سے کوسی پر تعینات کر دئے جائینگے اور منشی ہرنیم سنگھ کو جو عارضی سب اورسیر ہے ٹمپریری طور پر سیکشن کیمری میں تعینات کر دیا جائے گا۔

(۳) منشی شاہ محمود خان سب اورسیر کا سیکشن منشی واحد حسین و منشی راج بہاری لال پر منقسم کر دیا جائیگا یعنی انہار بہابانڈہ منشی واحد حسین کے چارج میں رہینگے اور تحصیل سوار کی انہار بابو راج بہاری لال کے چارج میں۔ ہر دو سب ڈویژنل افسر صاحبان بابو رشید الدین احمد

وبابو راج کشور صاحب بدستور اپنا موجودہ کام کرتے رہینگے۔ براہ عنایت اسکی بابتہ منظوری مناسبہ صادر فرمادیجاوے۔ تاکہ احکامات جاری کر دئے جائیں۔ اور کام کا اجرا میں ہر حرج نہ ہو

نیازمند

دستخط اگزیکٹیو انجنیر صاحب انہار

حکم اجلاس جناب فائینشل سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء

مثبتہ تحریر افسر صاحبان بورڈ آف آڈٹ دربارہ اضافہ منشی رام بھروسہ لال سب اڈیٹر

حکم

حسب مفارش ممبر صاحبان بورڈ آف آڈٹ منشی رام بھروسہ لال سب اڈیٹر کی تنخواہ موجودہ میں یکم اپریل ۱۹۲۸ء سے ایک روپیہ ماہوار اضافہ منظور کیا جاتا ہے۔ بغرض اجراء احکام محکمہ صدر کو مرسل ہو۔

دستخط جناب فائینشل سکریٹری بہادر

روبکار اجلاس جناب ملٹری سکریٹری بہادر

واقع ۹ مارچ ۱۹۲۸ء

کل بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۲۸ء معتبر ذرائع سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ کوئی شخص محمد علی نامی باجپی سے آیا۔ سامان کا محصول چونگی اسٹیشن پر زیادہ لیا گیا۔ اور چھتیس روپیہ کے نوٹ اسکے جانے پہچانے تھے وہ واپس کرا دئے گئے۔ چنانچہ باجرا روبکار ملازمان متعینہ چونگی ریلوے کو طلب کیا گیا اور آرندہ مال اور تانگہ والے بھی بلائے گئے۔ سب کے بیانات قلمبند کئے گئے جو نہایت طویل ہیں اور جنکا فرداً فرداً خلاصہ بھی خالی از طوالت نہیں۔ ہر ایک کے بیان کا حوالہ واقعات کی تائید اور تردید میں مختصراً دکھایا جائے گا۔ مفصل بیانات شامل کاغذات میں بیانات حسب ذیل حقائق پر مشتمل ہیں۔

چھتیس روپیہ کے نوٹ محمد علی آرندہ چونگی ریلوے پر غائب ہو گئے خواہ وہ چونگی پر رہ گئے تھے یا نکال لئے گئے۔ محصول مال کا لیا گیا۔ اور کچھ رقم اوسکی واپس بھی کیگئی اب تنقیح طلب یہ امور ہیں کہ روپیہ اوس کو جو واپس کئے گئے وہ گھٹتے تھے اور محصول لئے جانے میں اسکے ساتھ زیادہ ستانی ہوئی یا نہیں۔ یا سرکاری محصول تلف ہوا یا نہیں۔ محمد علی آرندہ مال کو ظاہر اطور قیافہ سے سیدھا سا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اور روپیہ چھین جانے اور ملجانے کے بعد کسی کو اطلاع کئے بغیر خاموش گھر چلا جانا اس پر دال ہے۔ چنانچہ اوسکا بیان بھی اصلیت پر مبنی ہے اور خود اوسکو اسوقت تک نہیں سمجھا ہے کہ روپیہ اوسکے کسنے لئے تھے۔ محمد علی کے بیان کے سوا چونگی کے تینوں ملازمین جنکا اس معاملہ سے تعلق ہے یعنی محی الدین انسپکٹر برکت اللہ خان محرر اور سید جان سپاہی اور عاشق تانگہ والا سب میں جھوٹ آمیز شرائی ذات کو معاملہ سے پاک و صاف نکال لیجانے کے لئے ہے۔ انوار الحق سپاہی کو آرندہ مال کے بیان اور شناخت کے مطابق معاملہ ہذا سے کوئی تعلق نہیں چونگی والوں نے معاملہ ہذا

اختفا کی خبر پاکر بالاتفاق ایسے بیانات لکھائے ہین کہ سارا الزام تانگہ والیکے سر دھرلیتے ہین سب کہتے ہین کہ جب انسپکٹر صاحب نے ذرا یا دھمکایا تو وہ آمادہ ہو گیا اور کہا کہ گھر چلکر دونگا۔ مین نے لئے ہین۔ ان بیانات کو صحیح ماننے کے لئے واقعات سے جو جو قیاسات قائم ہوتے ہین۔ اونکے اظہار کے بجا ضرور ہے تانگہ والا اگر اوس نے یہ حرکت کی ہوتی تو چوکی سے سوار ہوکر جب چلے تو تانگہ والے اور سپاہی نے انعام مانگنے کا تقاضہ کیا کہ تمہین معاملہ سے بچا دیا ورنہ مقدمہ قائم ہو جاتا جس پر محمد علی کا بیان ہے کہ روپیہ واپس کر دیا انسپکٹر صاحب نے ان دونون کو دیدیا۔ دوسرے سب کی بڑی بات یہ ہے کہ اگر تانگہ والا اس فعل کا مرتکب ہوتا تو فوراً بارہ بجے والی گاڑی پر اسٹیشن نہ آتا بلکہ واقع کو اطمینان سے ختم ہوجانیکا راستہ دیکھتا اور گھر بیٹھتا۔ دوسری صورت یعنی عاشق تانگہ والیکا بیان ہے کہ انسپکٹر صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے ہاتھ سے یہ نوٹ محمد علی کو دیدینا۔ مین نے انکار کیا تو کہا کہ تو تانگہ بھی چلا سکتا ہے اور پھر محرر صاحب میرے ساتھ تانگہ مین وہ نوٹ لیکر آئے اور اسیوقت میرے ہاتھ مین دے جو مین نے واپس لیکر دیدیے تانگہ والیکے اس حصہ بیان کی تائید واقعات سے ہوتی ہے یعنی اتنے بڑے واقعہ کو افسرون سے اسوقت تک اخفا کرنا۔ محمد علی کے بیان سے واپس جانے پر اطمینان سے کہنا کہ روپیہ ملجائیگا تانگہ والیکو بلانا۔ اس سے علیحدہ باتین کرنا یہ تمام باتین بیانات سے ثابت ہین محرر کو روزنامچہ سے اٹھا کر تانگہ والیکے گھر پہنچنا اور پھر تانگہ گھر سے دور چھوڑ کر تانگہ والیکا اول جانا پھر محرر کا یہ کہنا کہ کہین بھاگ نہ جائے مین اسکے پیچھے جاتا ہون (حالانکہ محرر کو کہین زائد قیمت کا تھا تانگہ والا اسکو چھوڑ کر کہان جاتا) اور پھر تانگہ والے کے دروازہ پر جاکر اپنے بیان کی تصدیق کیلئے دروازہ پر جس نام سے اوس نے آواز دی آیا۔ یا یونہی اوس کا اظہار کرنا یہ تمامی حالات بتاتے ہین کہ تانگہ والیکے ہاتھ مین نوٹ اوسوقت اوسکے پیچھے جاکر دے گئے اور اوس سے آزندہ مال کو دلا دے گئے جس کو وہ بیوقوف نہین سمجھا۔ نیز محمد علی کا بیان کہ نوٹ بکس مین کپڑے مین لپٹے رکھے تھے اور بکس چوکی کے اندر رکھوا جاتا ہے اور دستگیر اور محرر خود اسکو جانتے ہین تانگہ والا اوس مین سے کوئی شے کس طرح غائب کرسکتا تھا۔ ثابت ہے کہ یہ فعل انہین تینون شخصون کا ہے۔ قطع نظر اسکے کہ یہ فعل کس کا ہے ملازمان چوکی سے معاملہ ہذا مین ابتدائی بیقاعدگی اور بددیانتی کا عمل ہوا ہے۔ یعنی آزندہ مال کو مقدمہ وغیرہ کا خوف دلا کر گھبرا دیا گیا اوس سے زیادہ ستانی لیگئی اور ایک روپیہ بعد مین کسی وجہ سے بخیال افشا یا وہ پوری رقم ہاتھ لگتی دیکھکر دیانتداری کا ثبوت دینے کے لئے بعد مین واپس کیا گیا۔ راست مین تانگہ والے کے ہم آواز ہوکر دو روپیہ سپاہی نے بطور انعام حاصل کیا جسکی وہ کہتا ہے کہ مین نے تانگہ والیکے بہت زور دینے پر بھی نہین لیا۔ رقم مسروقہ واپس کرنے پر پانچ روپیہ کا نوٹ توڑ کر دو روپیہ محرر اور ایک روپیہ تانگہ والے کو بطور انعام محمد علی کا دینا اور سب سے زائد قابل الزام بائیسکل کا محصول ۲ در صد ۳ قابل واپسی

آزندہ مال کے کہا جاتا۔ حالانکہ آزندہ مال نے ثبوت مین رسید محرر تحریر پیش کی ہے۔ ان لوگون نے یہ سمجھکر کہ استعمالی سائیکل ہے کوئی افسر بھی اگر ملگیا تو دریافت نہین کریگا اوہر وہ رقم جس کے بھروسہ پہلا روپیہ واپس کیا تھا جا چکی تھی لہذا اوسیکو ہضم کرلیا جاے انسپکٹر اور محرر بیانات مین صاف منکر ہین کہ کوئی سائیکل نہین چھوڑائی گئی۔

تانگہ والا بھی بہت چالاک اور ہوشیار ہے اور اپنے بیان مین سپاہی کا تانگہ مین ساتھ جانا کیونکہ راستہ مین انعام کا رآمد روپیہ ملنے کا ثبوت تھا اور روپیہ ملجانے کے بعد انعام پانا ان تمام باتون کو صاف اُڑا گیا ہے۔ اسلئے یہ بھی الزام سے بری نہین ہے معاملہ تو اس قابل تھا کہ فوجداری سپرد کر دیا جاتا لیکن اس مرتبہ ڈیپارٹمنٹل سزا پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ملازمان چنگی اور تانگہ والون کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے اگر آئندہ اس قسم کی کوئی حرکت ہوئی تو سخت تدارک کیا جائیگا محکمہ چنگی کا تعلق چونکہ سب سے روزانہ کا ہے۔ فوجداری سپرد کئے جانے مین محکمہ کا اثر اٹھنے اور سرکاری آمدنی مین فرق آنیکا اندیشہ ہے اسلئے اس مرتبہ اس سے درگذر کیجاتی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

حافظ محی الدین جمعدار (انسپکٹر انچارج چنگی چوکی ریلوے) اور صاحبزادہ سید برکت اللہ خان بہادر محرر چنگی اور سید جان سپاہی چنگی تاریخ امروزہ سے برخاست کئے جائین اور تانگہ والا عاشق اگر اس تانگہ کا مالک ہے تو لائیسنس ضبط کیا جائے اور ڈرائیور ہے تو آئندہ سے کسی تانگہ پر نوکری نہ دیجائے لائیسنس ڈرائیوری ضبط ہو۔ مسل بغرض اجرا احکام صدر کو مرسل ہو۔

منقول درج گزٹ ہو۔ برخاستگی تاریخ ۲ مارچ ۱۹۲۹ء عمل مین آئیگی فقط

دستخط جناب ملٹری سکرٹری بہادر

روبکار اجلاس صاحب ملٹری سکرٹری بہادر

واقع ۲۷ مارچ ۱۹۲۹ء

یکم اپریل سے مسمی حشمت علی خان چوکیدار بوجہ خرابی کام برخاست ہوگا۔ تاریخ امروزہ مین حکم جداگانہ جاری ہوا ہے۔ دو چوکیدار رکھے جانیکی ضرورت نہین ہے۔ ایک روپیہ اضافہ دوسرے چوکیدار کو یکم سے دیا جانا منظور کیا گیا ہے۔ مبلغ پانچ روپیہ ماہوار کی بچت ہے اس مین سے مبلغ تین روپیہ منشی حامد رضا خان اہلمد میونسپلٹی متعینہ اجلاس ہذا کو جو محنت سے کام انجام دیتا اور سترہ روپیہ جو بحیثیت خدمت مستقل کم ہے مشاہرہ پاتا ہے دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ بقیہ دو روپیہ کا اضافہ بشیر علی خان اہلمد میونسپلٹی جو اجلاس آنریری مجسٹریٹ صاحب میونسپلٹی کا کام بھی علاوہ اپنی خدمات مفوضہ کے کرتا ہے موجودہ تنخواہ مین کیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ لہذا۔ حکم ہوا کہ روبکار ہذا بغرض اجرا صدر کو مرسل ہو۔

دستخط صاحب ملٹری سکرٹری بہادر

حکم اجلاس صاحب ملٹری سکریٹری بہادر

واقع ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء

نمبر رپورٹ میونسپل افسر صاحب دربارہ منظوری رخصت یکماہ سید سکندر شاہ انسپکٹر چنگی بوجہ علالت۔

حکم

پندرہ یوم کی رعایتی رخصت اس شرط پر منظور کیجاتی ہے کہ ایام رخصت مین اگر کسی سرکاری کام پر طلب کیا جائے تو حاضر ہونا چاہیے۔ آیندہ رعایتی رخصت نہین دیجائیگی۔ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ ذریعہ نقل حکم صاحب میونسپل افسر کو اطلاع دیجائے۔ کہ دوسرے انسپکٹر کو کام کا ذمہ دار کر دیا جائے

دستخط صاحب ملٹری سکریٹری بہادر

سرکاری پریس ریاست رامپور مین چھپکر شایع ہوا